ایڈیٹر کے نام

السلام علیکم۔ ۱۰ اپریل ۱۹۹۱ء کو آپ کے ارسال کردہ "ترجمان الحدیث" کے دو شمارے یعنی فروری مارچ کا مشترکہ شمارہ اور اپریل کا شمارہ نظر نواز ہوئے۔ ان شماروں کو دیکھ کر تاخیر کا سبب بھی سمجھ میں آگیا کہ آپ لاہور سے فیصل آباد منتقل ہو رہے تھے۔

دونوں شماروں کے مندرجات حد درجہ بلند پایہ کے اور مفید مطلب ہیں۔ خاص کر صف بندی اور رمضان و عیدالفطر پر لکھے گئے مضامین اور مولانا عبدالغفار حسن صاحب کا الفاظ شریعت پر تحریر کردہ مضمون ہدایت اور فکر و نظر کی اصلاح کے لیے ایک اچھا مواد فراہم کرتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ پہلے ہی شمارے کے ایک مضمون سے مجھے اپنی اصلاح کا موقع مل گیا۔ باب الفتاویٰ میں "بعض قرآنی آیات کا جواب" پڑھ کر مجھے اپنی اور اپنے ہم جماعت بعض احباب کی غلطی پر بڑی حیرانی ہوئی۔ مضمون ختم کرتے ہی میں نے مولانا صادق سیالکوٹی مرحوم کی کتاب "صلوٰۃ الرسول" کے صفحات چھان ڈالے تو ہمیں بھی غور کرنے کے بعد پتہ چلا کہ مولانا نے کہیں یہ نہیں لکھا کہ نماز میں امام کی قرأت کے جواب میں مقتدیوں کو اللھم حاسبنی حسابا یسیرا وغیرہ بولنا چاہیئے۔ البتہ مولانا موصوف نے جواب کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ ایسے مقام پر آیا ہے کہ اشتباہ کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ بہرحال اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم دے کہ آپ نے میری اور دوسرے قارئین کی اصلاح کی۔ ہماری مقامی مسجد میں بھی جمعہ کے دن ایک خطیب صاحب نے (جو کسی دن مستقل امام کی جگہ پر خطبہ دینے آتے تھے) اس بات پر لوگوں کو ٹوکا۔ شاید ترجمان کا مضمون اُن کی نظر سے بھی گزرا ہو۔ بہتر ہے کہ رسالے میں کم از کم ایک ایک صفحہ کے دو باب بڑھا دیں۔ ایک وہ جس میں قارئین سے چھوٹے موٹے سوالات کے جوابات دیے جائیں جس سے ان کی اور دوسرے قارئین کی صحیح رہنمائی ہو سکے اور دوسرے باب میں جماعتی خبریں ہوں تاکہ لوگوں کو پتہ چل سکے کہ جماعت سطح پر کیا کیا کام ہو رہے ہیں۔ اس سے دوسروں میں بھی کام کرنے کا حوصلہ پیدا ہو گا۔

آپ کا مخلص :۔ محمد ظہیر عمر ــــ کراچی